دفتر، چیف پبلک ریلیشنز آفیسر

جامعہ ملیہ اسلامیہ

پریس ریلیز

'اردو اور ہندی ادب میں خواتین کی حصے داری' کے موضوع پر جامعہ ملیہ اسلامیہ میں قومی سمپوزیم کا انعقاد

New Delhi, May 13, 2025

سروجنی نائیڈو سینٹر فار وومین اسٹڈیز (ایس این سی ڈبلیو ایس)، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے گزشتہ ہفتے اردو اکادمی، دہلی کے اشتراک سے 'اردو اور ہندی ادب میں خواتین کی حصے داری' کے موضوع پر ایک دو روزہ قومی سمپوزیم منعقد کیا۔

سمپوزیم کا افتتاح مورخہ پانچ مئی کو ہوا۔ سمپوزیم کنوینر، ڈاکٹر فردوس عظمت صدیقی نے استقبالیہ خطبہ دیا۔ اس میں انھوں نے اردو اور ہندی کی ادبی روایت میں خواتین کی خدمات کے اعتراف کی اہم ضرورت پر زور دیا۔ پروفیسر نشاط زیدی، اعزازی ڈائریکٹر، ایس این سی ڈبلیو ایس نے حاضرین کا استقبال کیا اور زبان، جنس اور ادب کے باہمی رشتے کی آسان اور عام فہم زبان میں وضاحت کی۔ ممتاز ناول نگار رحمان عباس نے پروگرام میں کلیدی خطبہ پیش کیا۔ انھوں نے اپنے خطاب سے سامعین کو مسحور کر دیا، انھوں نے کہا کہ اب خواتین صرف کردار نہیں ہیں بلکہ فکر اور مزاحمت کا استعارہ بن چکی ہیں۔ جناب محمد احسن عابد، سیکریٹری، اردو اکادمی دہلی نے ادبی اسکالرشپ کے فروغ میں اشتراکی علمی اقدامات کی اہمیت نشان زد کی۔ مہمانان اور حاضرین کی خدمت میں شکریے کے ساتھ افتتاحی اجلاس کا اختتام ہوا جس نے پروگرام کی فضا سازی کے لیے راستہ ہموار کر دیا۔

افتتاحی اور اختتامی اجلاسوں کے علاوہ سمپوزیم میں دو دنوں تک بحث و مباحثہ اور غور و خوض سے متعلق نو اجلاس منعقد ہوئے جن میں اردو اور ہندی شاعری، نثر، صحافت، سینما کے علاوہ دیگر سماجی موضوعات و مباحث پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ پانچ مئی کو پروگرام میں پروفیسر احمد محفوظ، پروفیسر سویتا سنگھ، ڈرامہ نگار جناب اسلم پرویز (ممبئی) اردو میگزین کے مدیر جناب شاداب راشد (ممبئی)، ڈاکٹر حیدر علی، شاعر و افسانہ نگار جناب خورشید اکرم، ممتاز فکشن نگار ڈاکٹر رضوان الحق (این سی ای آر ٹی)، ڈاکٹر عنبر نیر جیسی اہم اور ممتاز شخصیات نے فکر انگیز خطبات دیے۔ پروگرام کی خاص بات یہ تھی کہ اس میں ممتاز شعرا اور اسکالروں کے درمیان سیر حاصل گفتگو ہوئی جس میں نسائی نقطہ نظر سے معاصر فکشن کا جائزہ لیا گیا۔

پروگرام کے دوسرے دن یعنی چھ مئی کا آغاز پروفیسر عذری عابدی کے خصوصی خطبے سے شروع ہوئی، اس اجلاس کی صدارت پروفیسر نشاط زیدی صاحبہ نے کی۔ پروفیسر عابدی نے پروفیسر صغری مہدی کی ادبی وراثت پر اظہار خیال کیا جس کے بعد اہم اور ممتاز شعرا و ادبا کے اہم خطبات ہوئے۔ ڈاکٹر صنوبر حسینی نے قرۃ العین حیدر کے ناول 'آگ کا دریا' پر ایک پر مغز مقالہ پڑھا

جس میں انھوں نے خواتین کے نظریے سے سماج، سیاست اور قومی تشخص کا تجزیہ پیش کیا۔ دوسرے اجلاسوں کے مرکزی موضوعات 'خواتین اور میڈیا' اور 'خواتین اور سنیما' تھے۔ ان عنوانات کے تحت ہونے والے مذاکروں میں میڈیا سے وابستہ تجربہ کار شخصیات جیسے صدف خان، محترمہ سلطنت (ڈی ڈی اردو) محترمہ رتنا شکلا (سینئر صحافی) اور فن کار شاہ ابوالفیض جو فیکلٹی آف فائن آرٹ میں تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں نے حصہ لیا اور ہندی سینما کے زریں دور کے سلسلے میں دلچسپ گفتگو کرتے ہوئے مینا کماری اور مدھو بالا کی وراثت پر بھی اظہار خیال کیا۔ سمپوزیم میں دلت ادب میں تانیثی ڈسکورس پر بھی بحث ہوئی۔ اس میں پروفیسر ہیم لتا مہیشور اور پروفیسر کہکشاں نے پسماندہ خواتین کی آواز کو پرزور انداز میں اٹھایا۔ مذاکرے کا آخری سیشن 'ادب میں خواتین' کے موضوع پر تھا جس میں ڈاکٹر ثریا تبسم، ڈاکٹر محمد افضال، ڈاکٹر حنا آفریں اور ڈاکٹر نوشاد عالم نے خواتین کی ادبی خدمات کے سلسلے میں تشخص، مزاحمت اور ایجنسی کے تھیم کا جائزہ لیا۔

نظم خوانی کے شان دار اجلاس کے ساتھ مذاکرے کا اختتام ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت پروفیسر رحمان مصور نے کی اور پروفیسر سنجیو کوشل (ڈی یو) پروگرام کے مہمان خصوصی تھے۔ پروفیسر سویتا سنگھ، رینو حسین، ترونا مشرا، ڈاکٹر والا جمال الاصیلی (مصر) شارقہ ملک، پروفیسر دلیپ شاکیہ اور ڈاکٹر اپرنا دیکشت سمیت ممتاز اور معروف شعرا نے شاعری میں خواتین کی تخلیقی آواز کا جشن مناتے ہوئے اپنے تخلیقی فن پاروں سے سامعین کو مسحور کر دیا۔

اختتامی اجلاس میں ڈاکٹر رشمی سنگھ (آئی اے ایس)، پرنسپل ریزیڈینٹ کمشنر اینڈ کمشنر ہاسپٹالیٹی اینڈ پروٹوکول، جموں کشمیر نے زیادہ عدل پر مبنی معاشرے کی تشکیل کے لیے اپنے اہم اختتامی خطاب میں تانیثی نظریے کی شمولیت کی وکالت کی۔ پروفیسر مظہر آصف، شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے بہترین صدارتی خطبہ دیا جس میں انھوں نے خواتین کی بیش قیمت خدمات اور ان کے وقار کو تسلیم کرنے کی اپیل کی اس کے ساتھ ہی انھوں نے سماجی ترقی و بہبود کے بنیادی اصول کے طور پر مرد اور عورت کے درمیان مساوات کی پرجوش وکالت کی۔ پروفیسر مسلم خان، ڈین، فیکلٹی آف سوشل سائنس نے بامعنی مکالمہ کے فروغ اور تعلیمی ڈسکورس کے فروغ کے سلسلے میں مذاکرے کی تعریف کی۔

پروفیسر نشاط زیدی نے مذاکرے کی اہمیت پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ ''اردو اور ہندی ادب میں خواتین کے ناقابل تسخیر جذبے کو اس مذاکرے نے واضح کیا ہے۔ ہمارے مشترکہ تہذیبی ورثے کے تانے بانے میں ان کی آواز کی پیوستگی کو آشکار کیا ہے۔

اس مذاکرے نے صرف تعلیمی ڈسکورس کو متمول نہیں کیا ہے بلکہ ایک زیادہ جامع اور عدل پسند معاشرے کی تشکیل میں خواتین کی تخلیقی اور دانشورانہ خدمات کی توثیق مزید کی ہے۔' ڈاکٹر عظمت فردوش صدیقی نے شرکا کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ان کے پرجوش شرکت نے مذاکرے کی بحث کو مزید بہتر کر دیا تھا اور جنس اور ادب کے موضوع پر تنقیدی بحث و مباحثے کے فروغ

کے لیے ان کے سینٹر کو مشن کو تقویت ملی ہے۔ انھوں نے کہا کہ سمپوزیم کا مقصد اردو اور ہندی ادب، میڈیا، سنیما اور سماج سے متعلق مباحث میں خواتین کے انقلاب آفریں رول کا جشن منانے کے لیے ایک فعال پلیٹ فارم کے طور پر کام کرنا تھا جس سے کہ اہم علمی مذاکرہ اور تہذیبی و ثقافتی لین دین کو فروغ مل سکے۔

خواتین کی ادبی حصولیابیوں کے جشن کو علامت و استعارہ بناتے ہوئے خصوصی اعزاز کے حصے کے طور پر ڈاکٹر فردوس عظمت کا تازہ ناول جس کا اجرا حال ہی میں ہوا تھا اسے پروگرام کی مہمان خصوصی ڈاکٹر رشمی سنگھ اور شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ پروفیسر مظہر آصف کو بطور تحفہ پیش کیا گیا۔ قومی مذاکرے نے خواتین کی آوازوں کی انقلاب آفریں قوت کو نشان زد کیا اور ادب، میڈیا اور سوشل ڈسکورس میں اپنے بڑھتے رول کے ساتھ عالمانہ طور پر شرکت کے لیے ایک سرگرم پلیٹ فارم مہیا کیا۔ پروگرام نے اردو ہندی ادب کی مشترکہ وراثت اور عدل پر مبنی سماج کے قیام میں ان کی معنویت کو تقویت دی ہے۔

پروگرام کافی کامیاب رہا جس میں شعرا، ناقدین، صحافی اور اردو اور ہندی کے ممتاز اسکالروں سمیت جامعہ ملیہ اسلامیہ کی مختلف فیکلٹیز کے فیکلٹی اراکین اور طلبہ نے شرکت کی۔

پروفیسر صائمہ سعید

چیف، تعلقات عامہ افسر،

جامعہ ملیہ اسلامیہ